شیخ المشائخ

تحریر: مولانا شفیع اللہ حقانی مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن باڑہ گیٹ پشاور، صدر

شیخ الشائخ قبلۃ العلماء زبدہ الاتقیاء ہر دل عزیز خواص و عوام مرشدی و استاذی حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمتہ اللہ تعالیٰ رحمتہ واسعتہ ایک ایسے جامع الصفات اور عبقری شخصیت تھے ۔ کہ زندگی کی ہر شعبہ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں خصوصی فہم و فراست بصیرت و بصارت عطا فرمائی تھی تمام علمی حلقوں میں ان کا ذکر خیر جس عقیدت و احترام سے کیا جاتا ہے شاید کسی اور کو حاصل نہ ہو ۔

آپ کی سیاسی زندگی کی ایک جھلک (قومی اسمبلی میں اسلام کا معرکہ) نامی کتاب میں دیکھی جا سکتی ہے ۔ علمی شاہکاریاں تو کسی پر مخفی نہیں ۔ علوم نقلیہ و عقلیہ دونوں میں اللہ تعالیٰ نے ایسا ملکہ عطا فرمایا تھا کہ ان کے ہمسر کوئی نہ تھا مشکل اور مغلق مضامین اسے سہل و آسان انداز میں ذہن نشین فرماتے تھے کہ تمام سامعین مستفید ہو جاتے تھے ۔ متقدمین و متاخرین کے اوصاف اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمائے تھے ۔ تصوف میں غزالی فقہ میں کاسانی زیلعی ابن نجیم و ابن ہمام اصول میں صدرالشریعہ نسفی منطق میں دوانی بحاری و ھروی فلسفہ میں ولی اللہ و ریاضی میں رازی تھے ۔ تفسیر و حدیث میں کیا لکھوں بندہ کو بخاری شریف کتاب المغازی و کتاب التفسیر ترمذی شریف کتاب الحج و کتاب العید میں تو قرآۃ التلمیذ علی الشیخ کی سعادت حاصل رہی دوران درس ایسے نکات اور تحقیقات بیان فرماتے تھے کہ تفسیر میں طبری و سیوطی اور حدیث میں عینی و عسقلانی نظر آتے تھے ۔ مغازی و تاریخ میں واللہ ابواسحاق اورواقدی معلوم ہوتے تھے ۔

آپ کا درس عجیب صفات کا حامل تھا ۔ ایسے جاندار سبق پڑھاتے تھے گویا سامعین کو جائے وقوعہ میں لے جا کر عینی مشاہدہ کرواتے تھے ۔ ترمذی ابواب الحج باب ماجاء کیف الطواف میں رمل عملاً" سکھاتے ہوئے فرمانے لگے ۔ اگر میں خود ضعیف نہ ہوتا تو خود رمل کر کے بتا دیتا مگر پھر بھی ہمارے ایک رفیق خاص جو ہشاش و تنومند بھی تھے ۔ (مولانا غلام رسول صاحب حقانی) کو اٹھا کر ان سے دارالحدیث میں ہلکی چال کا رمل کروایا ۔ اور عملی تربیت کی جس سے تمام حاضرین مستفید و محظوظ ہوئے ۔

اسی طرح بخاری کتاب المغازی باب غزوہ البدر میں امیہ بن خلف کا واقعہ تفصیلی بیان فرما کر آخر میں جب امیہ نے حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے رات کے وقت چھپکے سے رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمہ کی طرف بغرض امان روانہ ہوا راستہ میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دیکھ کر صدا بلند کی ما نجی بلال ان نجی امیتہ اواز سنتے ہی انصار مدینہ کے نوجوان حضرات آن نکلے جنہوں نے پہلے سے امیہ کے مظالم سنے تھے ۔ انہوں نے فورا" امیہ پر تلواریں نکالیں امیہ نے ششدر ہو کر حضرت عبدالرحمان کی جانب جواب طلب آنکھوں سے دیکھا ۔ انہوں نے بیٹھنے کا حکم دیا اور اوپر سے حضرت عبدالرحمان نے بچانے کی غرض سے اس پر احاطہ فرمایا مگر کون بچا سکتا تھا ۔ انصار صحابہ نے نیچے نیچے سے نیزوں اور تلواروں سے مارنا شروع کیا ۔ تاکہ حضرت عبدالرحمان کو بھی تکلیف نہ پہنچے اور امیہ بھی واصل جہنم ہو جائے ۔ حضرت شیخ یہ منظر بیان کرتے ہوئے اپنی بیساکی اٹھا کر مسند (چوکی) کے نیچے نیزہ کی طرح مارنا شروع کیا اللہ اللہ گویا ابھی حضرت شیخ امیہ کو قتل کر رہے ہیں ۔ حضرت شیخ تقویٰ و پرہیزگاری میں نعمان کا نمونہ تھا ۔ بندہ نے دارالعلوم میں نو سال قیام کے دوران کبھی ان کے زبان مبارک سے کسی مسلمان کی غیبت اور ذکر بالسوء نہیں سنا ۔

حضرت اپنے فضلاء حضرت کو درس و تدریس کی ترغیب دلاتے تھے اور خود بھی درس و تدریس سے والہانہ محبت رکھتے تھے ۔ مسلسل بیماریوں اور کمزوری و ضعیف بصری کے باوجود بڑے ذوق سے اسباق پڑھا رہے تھے ۔ تحقیق و تدقیق کا ایسا انداز تھا کہ عدیل و نظیر مشکل تھا دوران درس چہرہ انور چمک رہا تھا ۔ دم بدم صدا بلند ہو جاتی تھی ۔ سامعین پر علوم لدنیہ کے خزانے منکشف ہو رہے ہوتے تھے ۔ زندگی کی آخری سالوں میں بھی یہی عالم تھا ۔ ہماری خوش قسمتی تھی جب ۸۳، ۸۴ء میں مسلسل دو تین گھنٹے پڑھاتے تھے ۔ بعض مرتبہ بعد الظہر سبق ہوا کرتا تھا تو حضرت دارالعلوم میں مطبخ کے قریب حضرت مولانا انور الحق صاحب دامت برکاتھم کے کوارٹر میں دوپہر تک قیام کرتے تھے ۔ تاکہ بعد از ظہر سبق کا ناغہ نہ ہو ۔ آخری عمر میں بھی کتاب بینی و مطالعہ جاری رکھتے تھے ۔ بندہ جب ان کے ہاں دارالحدیث لیجانے کی خاطر حاضر خدمت ہوا تو دیکھا کیا باوجود ضعیف بصری کے قسطلانی کا مطالعہ فرما رہے ہیں ۔ حضرت مولانا انور الحق کے اس کوارٹر میں بعض اوقات کے حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ کو حضرت کو بعض کتب کے حواشی و شروح پڑھ کر سنایا کرتے تھے ۔ معانی کے بعض کتب بھی حضرت دوپہر کو حقانی سے سن لیا کرتے تھے ۔ ہر کسی کے ساتھ آپ کا مشفقانہ انداز تھا ۔ آپ کے ہاں جب مہمانوں کے ساتھ کوئی بچہ آتا تھا نہ صرف ان کے سر پر دست شفقت رکھتے اور دعائیں دیتے بلکہ جیب سے کچھ نقدی بھی عطا کرتے اور جب میں میں نہ ملا تو حضرت مولانا سلطان محمود رحمتہ اللہ علیہ سابق ناظم اعلیٰ دارالعلوم حقانیہ (جن کو حضرت شیخ نے خصوصیت کے ساتھ سند فراغ میں ثقتہ امین کا شرف بخشا تھا ۔) سے یوں عربی میں فرما کر خمستہ، عشرہ ان سے لے کر بچوں کو نوازتے تھے ۔

تبلیغ والوں اور تبلیغی جماعات کا بے حد احترام و اکرام فرماتے تھے سالانہ اجتماع کے موقع پر قافلوں کے اکرام و خدمت کا خصوصی حکم فرماتے تھے ۔ آپ جہاد فی سبیل اللہ کے بڑی داعی تھے ۔ خصوصا" جہاد افغانستان کے بانی مبانی تھے اور جہاد افغانستان کی کامیابی اور فتح درحقیقت ان کی مساعی جمیلہ کا ثمرہ ہیں بڑے بڑے مجاہدین کمانڈر ان کے پروردہ ہیں تمام مجاہدین کے ساتھ بے پناہ محبت تھی مجاہدین طلبہ کے ساتھ داخلہ اور رخصت میں خصوصی رعایت فرماتے تھے ۔ جب مجاہدین کا کوئی گروپ آپ کے ہاں حاضر ہوتا تو بڑے شوق و رغبت سے محاذ جنگ کی خبریں، فتوحات اور مجاہدین کے کارنامے سنا کرتے تھے او بڑے حسرت و افسوس ظاہر کر کے فرماتے تھے ۔ کاش مجھ میں طاقت ہوتی اور مجاہدین

(باقی ص ۳۱۷ پر)